

ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ، ۲۲/۱، جنوری۔ جون ۲۰۰۷ء

تفسیر قرطبی کے مآخذ

حاتم صالح ضامن

ترجمہ: مسعود الرحمن خان ندوی

تفسیر قرطبی کا پورا نام ”الجامع لأحكام القرآن المبين لما تضمنه من السنة و آي الفرقان“ ہے۔ یہ ایک فقہی تفسیر ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اور اسی مناسبت سے فقہاء کی آراء اور اقوال سے بھری ہوئی ہے۔ اس کے مؤلف محمد بن احمد بن ابی بکر ابو عبد القربی (وفات ۶۷۱ھ/۱۲۷۳ء) مالکی مذہب کے فقیہ امام تھے اور ان کی تفسیر میں بھی ان کا یہ رجحان پوری طرح موجود ہے۔ اس فقہی رجحان کے علاوہ اس تفسیر میں قرآن کریم کے وہ خاص علوم و فنون بھی جمع ہو گئے ہیں جن کی ضرورت اس کے معانی کو بیان کرنے، تاویل کی صورتیں بتانے، عبارت کی ضبط و تحقیق اور مختلف قراءت کی توجیہ کرنے میں ہوتی ہے، اہل علم و تحقیق نے ہمیشہ اس کے اس پہلو کو بڑی اہمیت دی ہے، یہاں تک کہ وہ قراءت کی کتابوں میں بھی شمار کی گئی اور اس کی تخریج اور توجیہ میں قدیم علمائے نحو کی آراء پر اعتماد کیا گیا ہے۔ قرطبی نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں اپنا طریقہ تالیف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

”چونکہ اللہ کی کتاب ہی تمام شرعی علوم کی کفیل ہے جو سنت اور فرض سے مستقل بحث کرتے ہیں، جس کو آسمان کے امین (جبریل) زمین کے امین (رسول اللہ ﷺ) کی طرف لائے، اس لئے میں نے سوچا کہ میں زندگی بھر اس کی خدمت میں مشغول رہوں اور اسی میں اپنی زندگی لگا دوں، یعنی اس پر ایک مختصر تعلق لکھوں، جو مشتمل ہو تفسیر، لغت، اعراب، قراءت، گمراہ لوگوں کے رد پر اور احکام و آیات

کے شان نزول سے متعلق احادیث اور ان کے معانی کی جامع ہو اور ان کی مشکلات کو سلف اور خلف کے اقوال کے ذریعہ واضح کرنے والی ہو، اقوال کے بارے میں میرا موقف یہ ہے کہ اقوال کو صاحب قول کی طرف اور احادیث کو ان کے مرتبین کی طرف منسوب کرنا چاہیے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ علم کی برکت اس بات میں ہے کہ قول صاحب قول کی طرف منسوب رہے۔“

اس واضح موقف کے باوجود بہت سے مقامات پر مؤلف مرحوم نے اس بات کی پابندی نہیں کی ہے، جیسا کہ آئندہ بعض مثالوں سے واضح ہوگا۔

جہاں تک تفسیر قرطبی کے مآخذ کا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ اور متنوع ہیں، ان میں سے بعض مآخذ فطری طور پر تفسیر کی سابق تالیفات اور علوم قرآن جیسے قراءت، ناسخ و منسوخ اور شان نزول سے متعلق تصنیفات پر مشتمل ہیں، ان کے علاوہ حدیث، فقہ، لغت، نحو اور تاریخ کی کتابیں بھی ان کی تفسیر کا سرچشمہ ہیں، ان کے علاوہ بعض اقتباسات جن کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں ان کے نام نہیں بتائے گئے ہیں، صرف ان کے مؤلفین کے ناموں کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے، پھر بہت سے ایسے علماء کے اقوال اور اقتباسات بھی ملتے ہیں جن کی مرتبہ کتب موجود نہیں یا اصلاً انھوں نے تالیف و تصنیف کی ہی نہیں، ظاہر ہے ایسے علماء کے اقوال اور اقتباسات دیگر مؤلفین کی کتب سے منقول ہیں، لیکن ان کے ناموں کی بھی تصریح نہیں کی ہے، اہل بحث و تحقیق کے فائدہ کے لیے میں نے ایسے علماء کے نام بھی زمانی ترتیب کے لحاظ سے ذکر کر دیے ہیں اور نمونہ کے طور پر بعض حوالے بھی درج کر دیے ہیں، بعض ممتاز مصنفین سے قرطبی نے اپنی تفسیر میں بہت کثرت سے اقتباسات نقل کیے ہیں، نمونہ کے طور پر ان کے چند حوالے ہی میں نے اس مقالہ میں درج کیے ہیں۔ اب ہم زمانی ترتیب کے ساتھ قرطبی کے مآخذ کا ذکر کرتے ہیں:

۱- کتب تفسیر:

+ تفسیر مقاتل (وفات ۱۵۰ھ): ۱۹/۱، ۲۹۷/۱۳۹

+ تفسیر یحییٰ بن سلام (وفات ۲۰۰ھ): ۱۲۲/۱ تقریباً ۶۹ بار، (بیش تر بغیر اصل عبارت)
 + تفسیر الطبری، (وفات ۳۱۰ھ) (جامع البیان عن تاویل آی القرآن)
 ۸۲/۴، ۲۳۵/۲، ۲۱۵/۱ ...

+ تفسیر النقاش (وفات ۳۷۵ھ): (شفاء الصدور): ۱/۱۳۷، ۳۹۶
 + تفسیر سمرقندی (وفات ۳۷۵ھ): (بحر العلوم): ۱/۲، ۶۳/۱
 + تفسیر السلمی (وفات ۴۱۲ھ): (حقائق التفسیر): ۱/۱۳۳، ۱۳۵
 + تفسیر الثعلبی (وفات ۴۲۷ھ): (الكشف والبيان): ۱۳/۱۳۰، ۳۱۷
 + تفسیر مکی القہسی (وفات ۴۳۷ھ): (الهدایة): ۱/۱۴، ۲۷۲
 + تفسیر المہدوی (وفات ۴۴۰ھ): (التحصیل لفوائد التفصیل): ۱/۲۷۵
 + تفسیر الماوردی (وفات ۴۵۰ھ): (العیون والنکت): ۱/۱۵۰، ۴۳۵
 + تفسیر الواحدی (وفات ۴۶۸ھ): (الوجیز او الوسیط او البسیط):
 ۵/۲۶۷، ۲۷۱

+ تفسیر القشیری (وفات ۵۱۴ھ): (التفسیر الکبیر او التیسیر فی التفسیر): ۱۰/۴۰
 + تفسیر الزمخشری (وفات ۵۳۸ھ): (الكشاف): ۱/۱۵۱، ۱۱/۸۷
 + تفسیر ابن عطیة (وفات ۵۴۱ھ): (المحرر الوجیز): (اس کتاب سے تقریباً
 ۲۸۰ مرتبہ نقل کیا ہے)

+ تفسیر الغزنوی (وفات ۵۶۰ھ): (عین المعانی): ۲/۴۴

۲- علوم قرآن:

+ المصادر فی القرآن: للفرء (وفات ۲۰۷ھ): ۴/۲۳
 + معانی القرآن: للفرء (تقریباً ۹۰۰ بار، مگر ایک بار بھی کتاب کا نام نہیں لکھا)
 + مجاز القرآن: لأبی عبیدة (وفات ۲۱۰ھ): ۷/۳۸۶
 + معانی القرآن: للأنفخش (وفات ۲۱۵ھ) تقریباً ۴۰۰ بار، کتاب کے نام کے حوالہ کے بغیر

- + القراءات: لأبي عبيد (وفات ۲۲۳ھ) ۱۳۶/۱۵
- + الناسخ والمنسوخ: لأبي عبيد، أيضاً: ۱۶۶/۵
- + معانی القرآن وإعرابه: للزجاج (وفات ۳۱۱ھ): ۲۱/۲، ۱۰۳/۱
- + السبعة فی القراءات: لأبي مجاهد (وفات ۳۲۲ھ): ۶۳/۱
- + الرد علی من خالف مصحف عثمان: لأبن الأباری (وفات ۳۲۸ھ): ۱۰۹/۱، ۶۳/۱۵، ۲۱۶/۱۱
- + إعراب القرآن: للنحاس (وفات ۳۳۸ھ): ۲۵۷، ۵/۲ (بیش تر اصل عبارت کے بغیر)
- + معانی القرآن: للنحاس: ۳/۱۲۸، ۱۰/۳۹۸ (بیش تر اصل عبارت کے بغیر)
- نقل عن النحاس (تقریباً: ۱۲۰۰ باران کی دونوں کتابوں سے)
- + نظم القرآن: للجر جانی الحسن بن یحییٰ (اواخر چوتھی صدی): ۳۲۶/۲
- + أحكام القرآن: لأبي بكر الرازي (وفات ۳۷۶ھ): ۳۸، ۹/۵
- + أحكام القرآن: لمحمد بن خویز منداد (وفات تقریباً ۳۹۰ھ): ۴۳۶/۲
- + الحجة فی علل القراءات السبع: لأبي علي الفارسي (وفات ۳۷۷ھ): ۱۷۴/۲، ۱۳۰/۶ (اصل عبارت کے بغیر)
- + مشکل إعراب القرآن: لمكي القيسي: ۳/۳۱۴
- + جامع البيان فی القراءات السبع: لأبي عمرو الداني (وفات ۴۴۴ھ): ۶۴، ۶۳، ۳۹/۱
- + أحكام القرآن: للکلیا الطبري (وفات ۵۰۴ھ): ۳۲۸، ۲۳۲/۲
- + أحكام القرآن: لأبن العربي (وفات ۵۴۳ھ): ۱۸۸/۲، ۱۳۸/۳
- ۳- کتب حدیث
- + الموطأ: لمالك (وفات ۱۷۹ھ): ۱۳۲/۱ (تقریباً ۱۲۵۰ بار، بیش تر اصل عبارت کے بغیر)
- + الجامع فی الحديث: لأبن وهب (وفات ۱۹۷ھ): ۵۹/۱
- + الموطأ (الصغير): لأبن وهب أيضاً: ۴/۲

- + مسند ابی داؤد الطیالسی (وفات ۲۰۲ھ): ۹/۱:
- + مسند ابن ابی شیبہ (وفات ۲۳۹ھ): (تقریباً ۱۰ مرتبہ، اصل عبارت کے بغیر)
- + مسند احمد بن حنبل (وفات ۲۴۱ھ): (تقریباً ۳۶۰ بار اصل عبارت کے بغیر)
- + سنن الدارمی (وفات ۲۵۵ھ): ۳/۱: (تقریباً ۴۰ بار اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + صحیح البخاری (وفات ۲۵۶ھ): (تقریباً ۶۶۰ بار، اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + صحیح مسلم (وفات ۲۶۱ھ): (تقریباً ۸۷۰ بار، اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + سنن ابی داؤد (وفات ۲۷۵ھ): (تقریباً ۳۵۰ بار، اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + سنن ابن ماجہ (وفات ۲۷۵ھ): ۱/۱، ۱۱۹، ۸: (تقریباً ۱۸۵ بار، اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + سنن الترمذی (وفات ۲۷۹ھ): تقریباً ۵۴۰ بار، اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + مسند البزار (وفات ۲۹۳ھ): ۱/۱، ۳۶۳، ۱: ...
- + سنن النسائی (وفات ۳۰۳ھ): (تقریباً ۱۸۵ بار، اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + نوادر الأصول فی احادیث الرسول: حکیم الترمذی (وفات ۳۲۰ھ): ۱۷/۱:
- + المسند الصحيح: لابن حبان البستی (وفات ۳۵۴ھ): ۳۹۳/۲: (اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + سنن الدار قطنی (وفات ۳۸۵ھ): ۶/۱: (تقریباً ۳۰۰ بار، اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + المستدرک: للحاکم (وفات ۴۰۵ھ): ۱۰۳/۲۰:
- + مسند الشہاب: لمحمد بن سلامة القضاء (وفات ۴۵۴ھ): ۴۳۵/۲:
- + السنن الكبرى: للبيهقي (وفات ۴۵۸ھ): (تقریباً ۵۵۵ بار، اصل عبارت کے بغیر)
- + الجمع بين الصحيحين: للمحمدي الأندلسي (وفات ۴۸۸ھ): ۴۴۱/۱:
- + التجريد في الجمع بين الصحاح: للعبدري (وفات ۵۳۵ھ): ۱۲۳/۱۲:
- + الجمع بين الصحيحين: لمحمد بن عبدالحق الإشبيلي (وفات ۵۸۳ھ): ۲۳۲/۱۷:

غریب حدیث کی شرح، مشکلات حدیث کے بیان اور علوم حدیث کی شرح سے متعلق تھی، کچھ اور بھی کتابیں ہیں جن پر قرطبی نے اعتماد کیا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

- + غریب الحدیث: لأبی عبید (وفات ۲۲۳ھ): ۵/۱
- + الدلائل فی غریب الحدیث: لقاسم بن ثابت (وفات ۳۰۲ھ)، واکملہ ابوہ ثابت (وفات ۳۱۳ھ): ۴۳/۱ (اصل عبارت کے بغیر)
- + غریب الحدیث: للخطابی (وفات ۳۸۸ھ): ۱۰۳، ۱۱/۱ (تقریباً ۶۰ بار، اصل عبارت کے بغیر)
- + الغریبین: للہروی (وفات ۴۰۱ھ): ۲۲/۵، ۴۳/۱
- + التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید: لابن عبد البر القرطبی (وفات ۴۶۳ھ): ۱۰۸، ۷۸/۱
- + علوم الحدیث: لابن الصلاح (وفات ۶۴۳ھ): ۷۹/۱
- + المفہم لما أشکل من تلخیص مسلم: لأحمد بن عمر القرطبی (وفات ۶۵۶ھ): ۲۲۹/۴، ۲۳۶/۱۳
- ۴- کتب لغت اور نحو
- + العین، للخلیل (وفات ۷۵ھ): ۷۶/۵ (تقریباً ۳ بار، اکثر اصل عبارت کے بغیر)
- + الکتاب: لسیویہ (وفات ۱۸۰ھ): ۲۶، ۲۱/۱ (تقریباً ۷۵ بار، اصل عبارت کے بغیر)
- + الغریب المصنف: لأبی عبید (وفات ۲۲۳ھ): ۱۷۸/۱۴
- + الأنواء: للزجاج (وفات ۳۱۱ھ): ۱۹۳/۲
- + ما یجری وما لا یجری: للزجاج: ۱۵/۵ (اصل عبارت کے بغیر)
- + الزاهر: لابن الأباری (وفات ۳۲۸ھ): ۲۳۵، ۱۰۴/۱
- + تہذیب اللغۃ للآزہری (وفات ۴۷۰ھ): (تقریباً ۵۵ بار، اصل عبارت کے بغیر)

+ الصحاح: للجوہری (وفات ۳۹۳ھ): ۱۲/۱: (تقریباً ۳۳۵ بار، بعض اوقات اصل عبارت کے بغیر)

+ المعجم: لابن فارس (وفات ۳۹۵ھ): ۲/۲: (بعض اوقات اصل عبارت کے بغیر)

+ المحکم: لابن سیدہ (وفات ۴۵۸ھ): ۳/۳، ۳۱/۶، ۵۱/۶

۵- کتب فقہ و اصول اور تراجم و تاریخ

ان کتابوں کی ترتیب ابجدی حروف کے مطابق ہے:

+ آداب النفوس: للطبری (وفات ۳۱۰ھ): ۱۹/۱

+ الإرشاد: للجوینی (وفات ۴۷۸ھ): ۱/۳۷۰

+ الاستذکار: لابن عبد البر القرطبی (وفات ۴۶۳ھ): ۱/۹۶ (بعض اوقات اصل عبارت کے بغیر)

+ الاستیعاب: لابن عبد البر القرطبی: ۱/۱۵۳، ۱۰۸/۱، (اس کا نام کتاب الصحابہ بھی ہے)

+ الإشراف علی مذہب اہل العلم فی الاجتماع والاختلاف: لأبی بکر محمد بن

إبراہیم بن المنذر النیسابوری (وفات ۳۰۹ھ): ۷/۲۳۱

+ الإكمال فی رفع الاریاب عن المؤلف والمختلف فی الأسماء والکنی

والأنساب: لابن ماکولا (وفات ۴۷۵ھ): ۴/۶۵

+ البرہان: للجوینی: ۱/۳۷۰، ۳۷۶

+ التاريخ الكبير: للبخاری (وفات ۲۵۶ھ): ۱/۴۴۲

+ التجميع (فی التذکیر): لعبد الکریم القشیری (وفات ۴۶۵ھ): ۱۳/۳۳۴

+ التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة: للقرطبی: ۱/۱۳۷، ۳۷۸

+ التذکرة المہدیة (عن ابی علی الفارسی) (وفات ۳۷۷ھ): ۵/۳

+ التفریع فی مسائل الفقہ: لأبی قاسم بن جلاب (وفات ۳۷۸ھ): ۸/۱۱۰

+ (تلقیح) فہوم اہل الأثر: لابن الجوزی (وفات ۵۹۷ھ): ۶/۳۳۰

- + التلقین: لعبد الوہاب بن علی بن نصر (وفات ۴۲۲ھ): ۶/۹۶، ۵۰
- + الجواهر الثمينة على مذهب مالک عالم المدينة: لابن شاس عبد اللہ بن محمد بن نجم (وفات ۶۱۶ھ): ۵/۶۶
- + الدرر فی المغازی والسير: لابن عبد البر القرطبي ۴/۱۹۱
- + دلائل النبوة: للشيخ أبي (وفات ۴۵۸ھ): ۱/۱۱۵، ۳۳۰
- + الرعاية في التصوف: للمحاسبي حارث بن اسد (وفات ۲۳۳ھ): ۱/۳۷۰، ۳۷۱، ۲/۲۱۳
- + الرقائق: لعبد اللہ بن المبارک (وفات ۱۸۱ھ): ۱/۱۸
- + السير الكبير: لمحمد بن الحسن الشيباني (وفات ۱۸۹ھ): ۵/۱۷
- + السيرة النبوية: لابن إسحاق (وفات ۱۵۱ھ): (تقريباً ۹۰ بار، اصل عبارت کے بغیر)
- + الطبقات الكبرى: لابن سعد (وفات ۲۳۰ھ): ۴/۱۹۱
- + طبقات النحويين واللغويين: للأبي بكر الزبيدي (وفات ۳۷۹ھ): ۱/۶۳
- + العتبية: لمحمد بن احمد بن عبد العزيز العتيبي (وفات ۲۵۴ھ): ۲/۱۵۳
- + العرائس (عرائس المجالس): للشيخ (وفات ۴۲۷ھ): ۲۰/۱۳
- + القبس: لابن العربي (وفات ۵۳۳ھ): ۵/۳۶۰
- + الكتاب الأسنى في شرح اسماء الله الحسنى: للقرطبي: ۱/۵۶، ۳/۳۲۸، ۲۰/۲۴۵
- + المبسوط: لما لك بن انس (وفات ۱۷۹ھ): ۳/۱۳۲
- + المثالب: للضر بن شميل (وفات ۲۰۳ھ): ۵/۱۰۴
- + مختصر الوقار: والوقار لقب زكريا بن يحيى بن إبراهيم الفقيه المصري (وفات ۲۵۴ھ): ۲/۳۵۹
- + المدونة: للبخون بن سعيد (وفات ۲۴۰ھ): ۱۱/۳۱۲

+ المغازی: للواقدي (وفات ۲۰۷ھ): (تقریباً ۴۰ بار، اصل عبارت کے بغیر)

+ المنطقی: لابن الولید الباجی (وفات ۴۷۴ھ): ۳۲۵، ۲۳۳/۲

+ منهاج الدین: حاکمی (وفات ۴۰۳ھ): ۳۱/۱۰

+ السوازیة: لابن الموازع محمد بن ابراہیم (وفات ۲۶۹): ۳۱۲/۴ (تقریباً ۲۱ بار، اصل عبارت کے بغیر)

+ الواضحة: لعبد الملك بن حبيب الأندلسی (وفات ۳۲۸ھ): ۳۱۲/۱۱

+ البواقیت: لأبي عمر الزاهد (وفات ۳۳۵ھ): ۳۷۲/۱۰

۶- غیر مذکورہ کتب (صرف مصنفین کے نام سے محولہ)

یہ وہ کتب ہیں جن کے مصنفین کے صرف نام کے حوالے سے قرطبی نے ان کے اقوال اور عبارتیں نقل کی ہیں اور کتابوں کی نشان دہی نہیں کی ہے، ہم نے ان کتابوں کا پتہ لگا کر ابجدی حروف کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا اور پہلے تفسیر قرطبی کا حوالہ دیا، پھر اصل ماخذ کا۔

+ الأحكام الصغرى: لأبي محمد عبد الحق الإشبیلی (وفات ۵۸۲ھ): ۳۳۹/۱، والنص

فی الأحكام الصغرى (القرطبی ومنهجه فی التفسیر: ۱۷۰)

+ اسباب النزول: للواحدی (وفات ۴۶۸ھ): ۱۵۶=۲۶۷/۵، ۱۵۸=۲۷۰/۵

+ اشتقاق اسماء الله: للزجاجی (وفات ۳۳۰ھ): ۲۲۳/۱=۷۰

+ إصلاح المنطق: لابن السکیت (وفات ۲۳۳ھ): ۲۰۳/۱=۱۱۰

+ الاقتصاب: لابن السید (وفات ۵۲۱ھ): ۳۸۳/۱=۳۵

+ الأمالی: لابن الحاجب (وفات ۶۳۶ھ): ۱۶/۵=۷۲۴

+ الأمالی الشجرية: لابن الأثری (۵۴۲): ۲۱۲/۱=۳۰۷، ۲۳۵/۲=۳۰۹

+ الانتصار للقرآن: لابن الطیب الباقلائی (وفات ۴۰۳ھ): ۴۵/۱=۲۵۰-۲۵۸

+ ابھصاح الوقف والابتداء: لابن الأباری (وفات ۳۲۸ھ): ۴۵/۱۵=۸۵۴-

۸۶۰=۱۴۴/۱۵، ۸۵۵

+ تاریخ خلیفہ بن خیاط (وفات ۲۴۰ھ): ۸۴۷=۲۱۵/۵

+ تفسیر غریب القرآن: لابن قتیبہ (وفات ۲۷۶ھ): ۱۲۱=۷۶/۵

+ جمہورۃ اللغۃ لابن درید (وفات ۳۲۱ھ): ۳۸۵/۲=۳۳۳/۱

+ الرعاۃ لتجوید القراءۃ وتحقیق لفظ التلاوة: لکھی ابن ابی طالب القیس

(وفات ۴۳۷ھ): ۸۸-۷۷=۲۱، ۲۰، ۴، ۱/۱=۶۷/۲ (مذکورہ بالا مواقع پر قرطبی نے کی کا حوالہ نہیں دیا)

+ غریب القرآن: لابن عزیز (وفات ۳۳۰ھ): ۱۱۵=۸/۱۰

+ الكشف عن وجوه القراءات السبع: لکھی القیس: ۶۷/۲=۷۷/۱=۲۵۷/۱=۳۷۲/۷=۴۹۰/۱

+ لحن العامة: لأبی بکر الزبیدی (وفات ۳۷۹ھ): ۳۱=۳۸۳/۱

+ المحتسب فی تبیین وجوه شواذ القراءات: لابن جنی (وفات ۳۹۲ھ):
۳۳۶/۲=۳۳/۱۹

+ مقایس اللغۃ: لابن فارس (وفات ۴۱۵ھ): ۱۲۲/۳=۲۹۱/۱

+ المقتضب: للبرہ (وفات ۲۸۵ھ): ۴۱۲/۶=۱۸۳/۱=۱۳/۴

+ التناسخ والمنسوخ: للنحاس (وفات ۳۳۷ھ): ۸۸=۱۵۸/۴

میرے علم کے مطابق قرطبی کی تفسیر میں یہ مآخذ ہیں، ان کے علاوہ بھی انہوں نے بہت سے ممتاز مفسرین محدثین، فقہاء، اہل لغت و نحو کی عبارتیں مذکورہ بالا مصادر سے نقل کی ہیں، جن کا کبھی حوالہ دیا ہے، اور کبھی حوالہ نہیں دیا ہے، ان کے علاوہ قرطبی نے معانی القرآن پر لکھنے والے علماء پر بھی بڑا اعتماد کیا ہے، جن کو وہ ارباب معانی کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا علماء کے علاوہ دیگر ممتاز علماء جن کا ذکر تفسیر قرطبی میں آیا ہے، ذیل میں ہم ان کے نام زمانی ترتیب سے درج کرتے ہیں:

- ابن عباس (وفات ۶۸ھ): (تقریباً ۲۸۰۰ بار) ۴
 ابوالأ سود الدؤلی (وفات ۶۹ھ): ۶۳، ۲۴/۱:
 نصر بن عاصم (وفات ۸۹ھ): ۱۹۴/۱۰، ۲۸۸/۵:
 سعید بن المسیب (وفات ۹۴ھ): (تقریباً ۲۴۰ بار)
 سعید بن جبیر (وفات ۹۵ھ): (تقریباً ۵۳۰ بار)
 ابراہیم النخعی (وفات ۹۶ھ): ۲۸، ۱۰/۱:
 الأشعی (وفات ۱۰۳ھ): ۲۳، ۵/۱: (تقریباً ۳۰۰ بار)
 مجاہد (وفات ۱۰۴ھ): ۲۶، ۲۳/۱: (تقریباً ۱۶۰۰ بار)
 الضحاک (وفات ۱۰۵ھ): ۲۳، ۲۲/۱: (تقریباً ۷۵۰ بار)
 عکرمہ (وفات ۱۰۵ھ): ۲۵، ۲۴/۱:
 ابن سیرین (وفات ۱۰۵ھ): ۳، ۱۰/۱:
 الحسن البصری (وفات ۱۱۰ھ): ۱۰، ۸/۱: (تقریباً ۱۵۰۰ بار)
 عطاء بن ابی رباح (وفات ۱۱۴ھ): ۳۵۴، ۳۳۹/۱:
 قتادة (وفات ۱۱۷ھ): ۱۶، ۱۰/۱: (تقریباً ۱۳۰۰ بار)
 القرظی (وفات ۱۱۸ھ): ۶۱/۳:
 الزہری (وفات ۱۲۴ھ): ۴۲، ۴۰/۱:
 السدی، اسماعیل بن عبد الرحمن (وفات ۱۲۷ھ): ۸۷، ۳۶/۱:
 ابن ابی اسحاق (وفات ۱۲۷ھ): ۱۸۵، ۱۸۲/۱:
 الکلی (وفات ۱۴۶ھ): ۱۲۸، ۳۶/۱:
 جعفر الصادق (وفات ۱۴۹ھ): ۱۴۸، ۹۲/۱:
 عیسیٰ بن عمر (وفات ۱۴۹ھ): ۳۳۱، ۳۲۹/۱:

- ابن جرتج (وفات ۱۵۰ھ): ۱/۲۳، ۱۳۳
 ابوحنیفہ (وفات ۱۵۰ھ): ۱/۱۱، ۷۸
 الأوزاعی (وفات ۱۵۷ھ): ۵/۶۵، ۶۶
 ابوعمرو بن العلاء (وفات ۱۵۹ھ): ۱/۵۹، ۸۱
 سفیان الثوری (وفات ۱۶۱ھ): ۱/۲۲، ۲۳
 ابوالخطاب الکبیر (وفات ۱۷۷ھ): ۱/۲۰۲، ۳۲/۱۳۲
 یونس بن حبیب (وفات ۱۸۲ھ): ۱/۲۰۹، ۸/۱۶۸
 الکسائی (وفات ۱۸۹ھ): ۱/۶۵، ۶۶ (تقریباً ۶۰۰ بار)
 مورج السدوسی (وفات ۱۹۵ھ): ۱/۴۰۷، ۲/۱۳۸
 الیزیدی (وفات ۲۰۲ھ): ۱/۳۳۹، ۶/۱۸۱
 الشافعی (وفات ۲۰۴ھ): ۱/۱۴، ۱۱/۱۴ (تقریباً ۸۵۰ بار)
 اشهب بن عبدالعزیز (وفات ۲۰۴ھ): ۱/۶۳، ۱۱۹
 النضر بن شمیم (وفات ۲۰۴ھ): ۱/۱۱، ۲۶۳
 هشام بن معاویہ النخوی (وفات ۲۰۹ھ): ۱/۲۰۳، ۷/۱۷۹
 قطرب (وفات بعد ۲۱۰ھ): ۱/۹۹، ۱۰۵
 ابوزید الأنصاری (وفات ۲۱۵ھ): ۱/۵۶، ۱۵۱
 الأصمعی (وفات ۲۱۶ھ): ۱/۴۹، ۱۹۷
 الجرمی (وفات ۲۲۵ھ): ۱/۴۵، ۱۹۷
 ابن الأعرابی (وفات ۲۳۱ھ): ۱/۱۹۶، ۲۳۵
 المازنی (وفات ۲۳۹ھ): ۱/۲۲۵، ۸/۸۵
 ابوحاتم البستانی (وفات ۲۵۵ھ): ۱/۱۸۵، ۲۳۹
 الحسین بن الفضیل (وفات ۲۸۲ھ): ۱/۱۰۶، ۱۲۸

سہل الشترى (وفات ۲۸۷ھ): ۱۸۱/۵، ۱۷۴/۲

ثعلب (وفات ۲۹۱ھ): ۱۰۴، ۱۰۰/۱

ابن کيسان (وفات ۲۹۹ھ): ۱۸۴، ۱۵۷/۱

علی بن سلیمان الأخنش الصغیر (وفات ۳۱۵ھ): ۴۲/۸، ۱۱۳/۷

ابن السراج (وفات ۳۱۶ھ): ۱۴۰، ۶۳/۱

ابن شقیر (وفات ۳۱۷ھ): ۱۳۴/۱۱

ابن عرفة (نفطیہ) (وفات ۳۲۳ھ): ۴۳۳، ۳۲۲/۱

الطحاوی (وفات ۳۳۱ھ): ۱۰۴/۲، ۴۲/۱

قاسم بن اصغ القرطبی (وفات ۳۴۰ھ): ۳۴۹/۱

الرمانی (وفات ۳۸۴ھ): ۱۱۷، ۶۶/۶

ابن فورک (وفات ۴۰۶ھ): ۸۲/۲، ۱۰۱/۱

الشعالی (وفات ۴۲۹ھ): ۱/۱۸، ۹۷/۱

ابن بطلال القرطبی (وفات ۴۴۹ھ): ۶۱، ۱۵/۱

الأعلم الشنترى (وفات ۴۷۶ھ): ۲۸۸، ۱۹۰/۱

الغزالی (وفات ۵۰۵ھ): ۱۹۶/۱۴، ۲۶۳/۱۰

القاضی عیاض (وفات ۵۴۴ھ): ۳۹۲/۵، ۲۰۵/۲

ابن الدہان (وفات ۵۶۹ھ): ۱۶، ۵/۵

السہلی (وفات ۵۸۱ھ): ۳۰۵، ۴۷۹/۱

ابن الحصار (وفات ۶۱۱ھ): ۲۰۲، ۷۳/۱

مقالہ ہذا کے مآخذ:

+ ابو عبد اللہ القرطبی وجہودہ فی النحو واللغة فی کتابہ (الجامع لأحكام القرآن): لعبد القادر المہنتی، رسالۃ دکتوراه، جامعۃ بغداد، ۱۹۸۶ء۔

+ اسباب النزول: للواحدی، علی بن احمد، وفات ۴۶۸ھ، تحقیق - سید صقر، القاهرة، ۱۹۶۹ء۔

+ اشتقاق اسماء الله: للزجاجی، ابی القاسم عبدالرحمن بن اسحاق، وفات ۳۴۰ھ، تحقیق: د. عبدالحسین المبارك، بیروت، ۱۹۸۶ء۔

+ إصلاح المنطق: لابن السکیت، یعقوب بن اسحاق، وفات ۲۴۴ھ، تحقیق: شاکر و ہارون، دار المعارف بمصر، ۱۹۷۰ء۔

+ الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب: لابن السید البطلیوسی، عبد اللہ بن محمد، وفات ۵۲۱ھ، تحقیق: مصطفیٰ السقاود، حامد عبد المجید، مصر، ۱۹۸۱ء۔

+ الأملالی: لابن الحاجب، عثمان، وفات ۶۴۶ھ. تحقیق: فخر صالح سلیمان، بیروت، ۱۹۸۹ء۔

+ الأمانی الشجرية: لابن الشجرى، هبة الله، وفات ۵۴۲ھ، حیدر آباد، ۱۳۴۹ھ۔

+ الانتصار للقرآن: للباقانی، ابی بکر محمد بن الطیب، وفات ۴۰۳ھ، مصورة عن نسخة مصطفیٰ باشا باستانبول، منشورات معهد تاریخ العلوم العربیة والإسلامیة، المانیة، ۱۹۸۶ء۔

+ إيضاح الوقف والابتداء: لابن الأنباری، ابو بکر محمد بن القاسم، وفات ۳۲۸ھ، تحقیق: محی الدین عبدالرحمن رمضان، دمشق، ۱۹۷۱ء۔

+ تاریخ خلیفة بن خیاط، لخلیفة بن خیاط، وفات ۲۴۰ھ، تحقیق: سهیل زکار، دمشق، ۱۹۶۷-۱۹۶۸ء۔

+ تفسیر غریب القرآن: لابن قتیبة، عبد اللہ بن مسلم، وفات ۲۷۶ھ، تحقیق: احمد صقر، البابي الحلبي بمصر، ۱۹۵۸ء۔

+ جمهرة اللغة: لابن دريد، ابی بکر محمد بن الحسن، وفات ۳۲۱ھ، نشر کرکوک،

حیدر آباد، ۱۳۴۲ھ۔

+ الرعاية لتجويد القراءة وتحقيق لفظ التلاوة: لمكي بن ابي طالب القيسي، وفات ۴۳۷ھ، تحقيق: د. احمد حسن فرحات، عمان، ۱۹۸۴ء۔

+ غريب القرآن: لابن عزير الجبتي، محمد، وفات ۳۳۰ھ، مصر، ۱۹۶۳ء۔

+ القرطبي ومنهجه في التفسير: للدكتور القصري محمود زلط، مصر

+ كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون: للحاجي خليفة، وفات ۱۰۶۷ھ، استانبول، ۱۹۳۱ء۔

+ الكشف عن وجوه القراءات السبع: لمكي بن ابي طالب، تحقيق: د. محي الدين رمضان، دمشق، ۱۹۷۴ء۔

+ لحن العامة: للزبيدي، ابو بكر محمد بن الحسن، وفات ۳۷۹ھ، تحقيق: د. عبدالعزيز مطر، دار المعارف، بمصر، ۱۹۸۱ء۔

+ المحتسب في تبين وجوه شواذ القراءات والإيضاح عنها: لابن جني، عثمان، وفات ۳۹۲ھ، تحقيق: النجدي والتجاروشلي، القاهرة، ۱۹۶۶-۱۹۶۹ء۔

+ مقاييس اللغة: لابن فارس، احمد، وفات ۳۹۵ھ، تحقيق: عبدالسلام هارون، القاهرة، ۱۳۶۶ھ۔

+ المقتضب: للممدر، ابي العباس محمد بن يزيد، وفات ۲۸۵ھ، تحقيق: محمد عبدالحالقي عضيبة، القاهرة۔

+ الناسخ والمنسوخ: للنحاس، ابي جعفر احمد بن محمد، وفات ۳۳۸ھ، مطبعة السعادة بمصر، ۱۳۳۳ھ۔

(سہ ماہی آفاق الثقافة والتراث، دہائی، ۱۰/۳۸، جولائی ۲۰۰۲ء، صفحہ ۹۱-۹۸)